کتاب اسماء النبی الکریم ﷺ از صوفی برکت علیؒ کا منہج و اسلوب

The Methodology and Style of the Book *Asmaʾ al-Nabī al-Karīm* ﷺ by Sufi Barkat Ali

ڈاکٹر حافظ محمد احسن رضا

لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

ahsanraza6281@gmail.com

صبا غفار

لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور۔

sabaghaffar171994@gmail.com

Abstract

This research paper explores the methodology and literary style of the book "Asma al-Nabi al-Karim" (The Noble Names of the Prophet ﷺ), authored by the renowned Sufi scholar Sufi Barkat Ali. The study aims to highlight how the author uniquely blends scholarly rigor with spiritual devotion to present the attributes of the Prophet Muhammad ﷺ. Sufi Barkat Ali's approach is not merely linguistic; it is "Wajdani" (intuitive) and "Rohani" (spiritual), providing a new dimension to the study of Seerah through prophetic names.

The methodology of the book is characterized by its deep-rooted reliance on primary Islamic sources. The author first derives names directly or inferentially from the Holy Quran. He further utilizes Hadith literature to authenticate and strengthen these derivations. A distinctive feature of his work is the extraction of names from the Athaar (sayings) of the Sahaba, Shamail (physical descriptions) of the Prophet ﷺ, and classical Seerah texts like Al-Shifa by Qadi Ayyad. The research also notes the author's inclusion of names used for the Prophet ﷺ by celestial beings, angels, and various elements of creation.

The findings of this paper suggest that Sufi Barkat Ali's work serves as a spiritual mirror, aiming to ignite "Ishq-e-Rasool" (the love of the Prophet ﷺ) and facilitate a deeper recognition (Ma'rifat) of his multifaceted personality. The book stands as a significant contribution to Urdu Sufi literature, offering both a source of spiritual peace and an academic inquiry into the prophetic titles.

Keywords: Sufi Barkat Ali, Asma al-Nabi al-Karim, Methodology, Seerah-un-Nabi, Sufism, Prophetic Attributes, Islamic Literature.

صوفی برکت علیؒ کا تعارف

صوفی برکت علیؒ بر صغیر کے ان نمایاں صوفیائے کرام میں شامل ہیں جنہوں نے عشقِ رسول ﷺ، خدمتِ خلق اور تزکیۂ نفس کو اپنی عملی زندگی کا محور بنایا۔ آپ نے 1911ء میں لاہور کے نواحی علاقے میں آنکھ کھولی اور بعد ازاں فوج میں خدمات سرانجام دیں۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد آپ نے تمام عمر عبادت، خدمتِ خلق اور تبلیغ میں بسر کی۔ آپ سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے اور سلوک و معرفت میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ صوفی برکت علی کے عقیدت مندوں میں علماء، طلباء اور عام مسلمان شامل تھے۔ آپ کا قائم کردہ ادارہ "دارالعرفان منڈی فیض آباد" آج بھی روحانی تربیت کا مرکز ہے۔ صوفی برکت علی رحمہ اللہ کا شمار برصغیر کے ان روحانی بزرگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے سادہ، مگر جامع طرزِ تحریر اور سیرتِ رسول ﷺ سے گہری وابستگی کے ساتھ عوام کے دلوں میں عشقِ مصطفی ﷺ کو بیدار کیا۔

اسمائے مبارکہ پر علمی تحقیقات

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء کرام کو عام انسانوں کی نسبت زیادہ خصوصیات سے نوازا اور انہیں شرف و فضیلت عطا کی اور ایسے شرف و امتیازات سے نوازا جس میں کوئی عام فرد ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ اس لحاظ سے بھی انفرادیت کے حامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر کثیر اسماء مبارکہ آپ کے بیان فرمائے اس کی برابری کسی نبی یا رسول کو حاصل نہ ہوئی۔ اسماء الرسول ﷺ جہاں محمد مجتبیٰ ﷺ کی صفات کی ترجمانی کرتے ہیں وہاں وہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر بھی بھرپور روشنی ڈالتے ہیں۔ آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ کی روشنی میں آپ کی سیرت مبارکہ کے نہاں و عیاں گوشوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے سب سے مشہور اسمائے گرامی محمد اور احمد ہیں جو آپ کے ذاتی اسماء مبارکہ ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کے متعدد صفاتی اسماء مبارکہ قرآن کریم، احادیث اور دیگر مصادر میں بیان ہوئے

ہیں۔ ہر عہد میں سیرت نگاروں نے اسمائے مبارکہ پر باقاعدہ کتب تصنیف و تالیف کیں۔ اسی سلسلے کی کڑی زیر بحث کتاب **اسماء النبی الکریم ﷺ** بھی ہے۔

اسماء النبی ﷺ کی ضرورت اور اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے:

- معرفتِ نبوی ﷺ کا ذریعہ : ہر نام حضور اکرم ﷺ کی کسی ایک صفت یا شان کی جھلک دکھاتا ہے جو ہمیں آپ ﷺ کی ہمہ گیر شخصیت سے قریب کرتا ہے۔
- محبت و تعظیم میں اضافہ : جب انسان نبی ﷺ کے اسمائے مبارکہ کو شعور کے ساتھ پڑھتا ہے تو دل میں احترام، عقیدت اور محبت بڑھتی ہے۔
- دعائیں، اذکار اور روحانی اثرات : کئی اسماء کو اہل علم نے مجربات اور وظائف میں استعمال کیا ہے جن سے روحانی سکون اور قلبی تعلق پیدا ہوتا ہے۔

اسمائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عربی زبان میں کئی کتب تحریر کی گئیں ہیں اور ان میں سے بہت سی کتب کا اردو ترجمہ بھی ہوا ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق اس موضوع پر 100 سے زائد کتب طبع ہو چکی ہیں۔ اردو زبان میں اسماء النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی چند اہم کتب کے نام درج ذیل ہیں جنہیں صوفیاء نے تصنیف کیا ہے؛

1. انوار اسماء النبی از قیصرہ حیات
2. اسماء النبی اور انوار سیرت از ڈاکٹر نور حبیب اختر
3. سیرۃ الرسول فی اسماء الرسول، فلسفہ اسماء الرسول از ڈاکٹر طاہر مصطفی
4. معارف اسماء الرسول از صدیق شاکر
5. شرح اسماء رسالت مآب از محمد اسحاق
6. اسمائے مصطفی از ڈاکٹر محمد طاہر القادری
7. اسماء النبی از ابو الامتیاز (یہ کتاب صوفی برکت علی کی کتاب کا منظوم بیانیہ ہے)

کتاب "اسماء النبی الکریم ﷺ" کا تعارف

صوفی برکت علیؒ کی مشہور ترین تصنیف "اسماء النبی الکریم ﷺ" نبی اکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ کے روحانی، اخلاقی اور سیرتی پہلوؤں پر مشتمل ایک منفرد علمی وروحانی کاوش ہے۔ اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کے اسماء کی شرح صرف لسانی اور لغوی نہیں بلکہ وجدانی اور روحانی انداز میں کی گئی ہے جو سیرت النبی ﷺ پر غور وفکر کے لیے ایک نئی جہت فراہم کرتی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف نبی مکرم ﷺ کی صفات، القابات اور اخلاقی وروحانی اوصاف کا آئینہ ہے بلکہ سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ کو ایک ذوقی، روحانی اور وجدانی جہت عطا کرتی ہے[1]۔ صوفی برکت علیؒ کی یہ کتاب عشقِ نبوی ﷺ کا ایسا آئینہ ہے جس میں قاری کو نہ صرف سیرت کی روشنی نظر آتی ہے بلکہ دل کی دنیا بھی منور ہو جاتی ہے۔

کتاب "اسماء النبی الکریم ﷺ" کا اسلوب

نبی کریم ﷺ کے اب تک جس قدر اسماء مبارکہ بیان ہوئے ہیں وہ سب مشتق ہیں اور آپ ﷺ کی کسی نہ کسی عظیم صفت کو نمایاں کرنے والے ہیں۔ صوفی برکت علیؒ نے بھی اسی نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ مرتب کیے ہیں۔ آپ کی کتاب کا اسلوب درج ذیل ہے؛

قرآن کریم سے اسمائے مبارکہ کا اخذ

اسمائے النبی الکریم ﷺ میں اسمائے مبارکہ کے انتخاب کے سلسلے میں اولین حیثیت قرآن کریم کو دی گئی۔ مصنف نے سب سے پہلے قرآنی آیت سے براہ راست اسمائے مبارکہ لیے ہیں۔ جیسے ارشاد باری تعالی ہے ؛﴿وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾[2] (اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں)۔ اس آیت کو مدنظر

[1] محمود احمد غازی، ڈاکٹر، محاضراتِ سیرت (لاہور: الفیصل ناشران، 2016ء)، 143۔

Dr. Mahmood Ahmad Ghazi, *Muhāḍarāt-e-Sīrat* (Lahore: Al-Faisal Nashiran, 2016), p. 143.

[2] الاحزاب:۴۶/. Al-Ahzāb, 33:46.

رکھتے ہوئے مؤلف نے آپ ﷺ کا اسم مبارک: "سَیِّدنَا اَلدَّاعَیْ اِلَی اللہِ ﷺ"[3] (ہمارے سردار اللہ کی طرف دعوت دینے والے) ذکر کیا ہے۔

اگر کسی آیت میں براہ راست کوئی اسم مبارک نہ ملا مگر آیت میں رسول اللہ ﷺ کی صفت کسی اور انداز میں بیان ہے تو اس کی روشنی میں اسم مبارک کا استخراج کیا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں ہے؛ ﴿بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ﴾[4] (بلکہ ہم حق بات کو باطل پر پھینک مارتے ہیں۔ سو حق اس کا بھیجا نکال دیتا ہے سو وہ دفعتاً جاتا رہتا ہے)۔ اس آیت مبارکہ کی روشنی میں آپ نے اسم مبارک "سَیِّدنَا الدَّامِغْ ﷺ"[5] (ہمارے سردار باطل کا سر کچلنے والے) بیان کیا ہے۔ یعنی لفظ فَيَدْمَغُهُ سے آپؒ نے نبی کریم ﷺ کا نام الدَّامِغْ اخذ کیا۔

صوفی برکت علی نے اسماء مبارکہ کو حروف مقطعات سے بھی اخذ کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حروف مقطعات کھیعص، طٰہ، طس، اور طسم، یس، ص، حم، عسق، اور ق، ن جیسے حروف کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ قسمیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ عزو جل کے اسماء گرامی ہیں۔[6] آپؒ نے حروف مقطعات سے اسماء مبارکہ کو بیان کرنے کے سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اسی قول کو دلیل بنایا ہے۔ اس تناظر میں آپؒ نے درج

---

[3] محمد برکت علی لودھیانوی، اسماء النبی الکریم ﷺ، ج2، 465۔

Muhammad Barkat Ali Ludhyanvi, Asmāʾ al-Nabī al-Karīm, ﷺ Vol. 2, p. 465.

[4] الانبیا:18/ .Al-Anbiyāʾ, 21:18

[5] برکت علی، اسماء النبی الکریم ﷺ، ج2، ص466۔

Barkat Ali, *Asmāʾ al-Nabī al-Karīm* ﷺ, Vol. 2, p. 466.

[6] ایضاً، ج3، ص940۔/ .Ibid., Vol. 3, p. 940

ذیل اسماء مبارکہ تحریر کیے ہیں؛"سَیِّدُنَا الٓمّٓ ﷺ"[7]، "سَیِّدُنَا الٓمّٓصٓ ﷺ"[8]، "سَیِّدُنَا طٰسٓ ﷺ"[9]، "سَیِّدُنَا طٰسٓمّٓ ﷺ"[10]،"سَیِّدُنَا طٰہٰ ﷺ"[11]

احادیث مبارکہ سے اسمائے مبارکہ کا اخذ

قرآن کریم کے بعد دوسرا بڑا اور معتبر مآخذ حدیث مبارک ہے۔ صوفی برکت علیؒ نے قرآن کریم سے اسماء مبارکہ کو بیان کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کی کہ حدیث مبارک سے ان کو تقویت دی جا سکے۔ آپؒ نے بسا اوقات قرآنی آیت سے ماخوذ اسم کی دلالت پر حدیث بیان کی اور بعض اوقات حدیث سے براہ راست اسماء مبارکہ کو بیان کیا۔ مثلاً آپؒ نے قرآن پاک کی آیت ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً﴾[12] (اور اپنے رب کو اپنے جی میں عاجزی سے اور خوف کے ساتھ یاد کیا کرو) سے اسم مبارک "سَیِّدُنَا اَلذَّاكِرُ ﷺ"[13] (ہمارے سردار ذکر کرنے والے) اخذ کرتے ہوئے اسے درج ذیل حدیث سے تقویت دی؛

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ دعا کیا کرتے تھے: "«رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا»"[14] (اے اللہ مجھے اپنا شکر گزار بنالے۔ مجھے اپنا ذاکر بنالے)۔

---

[7] ایضاً، ج1، ص185۔ / Ibid., Vol. 1, p. 185.

[8] ایضاً، ج3، ص938۔ / Ibid., Vol. 3, p. 938.

[9] ایضاً، ج3، ص939۔ / Ibid., Vol. 3, p. 939.

[10] ایضاً، ج3، ص946۔ / Ibid., Vol. 3, p. 946.

[11] ایضاً، ج5، ص2135۔ / Ibid., Vol. 5, p. 2135.

[12] الاعراف:255. / Al-Aʿrāf, 7:255.

[13] محمد برکت علی لودھیانوی، اسماء النبی الکریم ﷺ، ج2، ص482۔

Muhammad Barkat Ali Ludhyanvi, *Asmāʾ al-Nabī al-Karīm* ﷺ, Vol. 2, p. 482.

[14] امام احمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، تحقیق: شعیب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون (بیروت: مؤسسة الرسالہ، 1421ھ / 2001ء)، ج3، ص452، حدیث نمبر 1997۔

Imām Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, ed. Shuʿayb al-Arnāʾūṭ, ʿĀdil Murshid et al. (Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 1421 AH / 2001), Vol. 3, p. 452, Ḥadīth no. 1997.

صوفی برکت علیؒ نے بعض اسماء مبارکہ حدیث شریف سے براہ راست اخذ کیے ہیں۔ مثلاً حضرت ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ"[15](میں محمد ہوں اور احمد ہوں مقفی اور حاشر ہوں اور نبی توبہ اور نبیِ رحمت ہوں)۔ اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں صوفی صاحب نے نبی کریم ﷺ کا اسم مبارکہ سیدنا الحاشر ﷺ[16] بیان کیا۔ یعنی جس طرح کوئی رہنما کسی مشکل گھڑی میں اپنی قوم کا ساتھ دیتا ہے اور انہیں اکھٹا کر کے رکھتا ہے اور درست سمت میں رہنمائی کرتا ہے اس طرح ہمارے آقا ﷺ قیامت کی ہولناک گھڑی میں امت کی راہنمائی فرمائیں گے اور انہیں اکٹھا کریں گے۔

آثار واقوال صحابہ سے اسمائے مبارکہ کا اخذ

کتاب "اسماء النبی الکریم ﷺ" میں قرآن وسنت کے بعد آپؒ نے اقوال صحابہ سے اسماء مبارکہ کا استخراج کیا ہے۔ مثلاً:

1. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛کان رسول الله صلى الله عليه وسلم...ضخم العضدين"[17] (حضور اقدس ﷺ بھاری بازوؤں والے تھے)۔ آپؒ نے اس سے نبی کریم ﷺ کا ایک اسم مبارک ضخم العضدین اخذ کیا۔

[15] مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث 2355، ج4، 1828–1829۔

Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Faḍā'il, Ḥadīth no. 2355, Vol. 4, pp. 1828–1829.

[16] محمد برکت علی، لودھیانوی، اسماء النبی الکریم، ج1 ص310۔

Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Faḍā'il, Ḥadīth no. 2355, Vol. 4, pp. 1828–1829.

[17] ابن عساکر، ابو القاسم علی بن الحسن، تاریخ مدینۃ دمشق وذکر فضلھا وتسمیۃ من حلھا من الاماثل أو اجتاز بنواحیھا من واردیھا وأھلھا، تحقیق ودراسہ: محبّ الدین ابو سعید عمر بن غرامۃ العمروی (بیروت: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، 1415ھ/1995ء)، ج3، ص270، حدیث نمبر 660۔

Ibn ʿAsākir, Abū al-Qāsim ʿAlī ibn al-Ḥasan, *Tārīkh Madīnat Dimashq wa Dhikr Faḍlihā*, ed. Muḥibb al-Dīn Abū Saʿīd ʿUmar ibn Gharāmah al-ʿAmrawī (Beirut: Dār al-Fikr, 1415 AH / 1995), Vol. 3, p. 270, Ḥadīth no. 660.

2. حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:"كان رسول الله، صلى الله عليه وسلم، ضخم الهامة، عظيم العينين، أهدب الأشفار"[18] (حضور اقدس بزرگ سر فراخ چشم، باریک پلکوں والے تھے)۔ اس قول مبارکہ کی روشنی میں آپؒ نے نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ ضخم الهامة (برگزیدہ سر) عظیم العینین (بڑی آنکھوں والے) اهدب الاشفار (باریک پلکوں والے) اخذ کیے۔

کتب سیرت سے اسمائے مبارکہ کا اخذ

آپؒ نے کتب سیرت کے متن سے براہ راست بعض اسماء کو اخذ کیا ہے۔ مثلاً قاضی عیاضؒ اپنی مشہور تصنیف الشفا بتعریف حقوق المصطفی میں رقمطراز ہیں: "الفاتح لأبواب الرحمة على أمته"[19] (آپ ﷺ اپنی امت کے لیے رحمت کے دروازے کھولنے والے ہیں۔) آپؒ نے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کے اسم مبارک سیدنا الفاتح ﷺ کو اخذ کیا۔[20]

[18] ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع الزہری، الطبقات الکبیر، تحقیق: ڈاکٹر علی محمد عمر (قاہرہ: مکتبۃ الخانجی، 1421ھ/2001ء)، ج1، ص353۔

Ibn Saʿd, Muḥammad ibn Saʿd ibn Manīʿ al-Zuhri, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrá*, ed. Dr. ʿAlī Muḥammad ʿUmar (Cairo: Maktabat al-Khānjī, 1421 AH / 2001), Vol. 1, p. 353.

[19] القاضی عیاض، ابوالفضل عیاض بن موسیٰ الیحصبی، الشفا بتعریف حقوق المصطفی ﷺ، مع حاشیۃ: مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء از احمد بن محمد بن محمد الشمنی (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1399ھ/1979ء)، ج1، ص239۔

Qāḍī ʿIyāḍ, Abū al-Faḍl ʿIyāḍ ibn Mūsá al-Yaḥṣubī, *Al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafá* ﷺ, with marginal notes *Mazīl al-Khafāʾ*, by Aḥmad ibn Muḥammad al-Shamnī (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1399 AH / 1979), Vol. 1, p. 239.

[20] برکت علی، اسماء النبی الکریم ﷺ، ج3، ص1085۔

Barkat Ali, *Asmāʾ al-Nabī al-Karīm* ﷺ, Vol. 3, p. 1085.

کتب شمائل سے اسمائے مبارکہ کا اخذ

آپ کے اسلوب کا ایک منفرد انداز یہ بھی ہے کہ آپؒ نے نبی کریم ﷺ کے شمائل کو مد نظر رکھ کر اسماء مبارکہ کو اخذ کیا۔ مثلاً؛

1. حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ أَبلَجَ الْوَجْهِ حسن الْخَلْقِ"[21] (میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو ظاہر میں نہایت پاکیزہ اور روشن تھا، چہرہ نہایت چمکدار اور اخلاق کے اعتبار سے بہت خوبصورت تھا)۔ ام معبد کے اس قول سے آپؒ نے نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک سیدنا ابلجْ ﷺ[22] اخذ کیا۔

2. حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛"كان صلى الله عليه وسلم أبيض اللون"[23](حضور اقدس ﷺ سفید رنگ تھے)۔ آپؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول مبارک کی روشنی میں آپ ﷺ کا اسم مبارک سیدنا ابیض ﷺ[24] اخذ کیا۔

[21] الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الشامی، المعجم الکبیر، تحقیق: حمدی بن عبد المجید السلفی (قاہرہ: مکتبۃ ابن تیمیہ، طبعہ ثانیہ)، ج4، ص49، حدیث نمبر 3605۔

Al-Ṭabarānī, Abū al-Qāsim Sulaymān ibn Aḥmad al-Lakhmī al-Shāmī, *Al-Muʿjam al-Kabīr*, ed. Ḥamdī ibn ʿAbd al-Majīd al-Salafī (Cairo: Maktabat Ibn Taymiyyah, 2nd ed.), Vol. 4, p. 49, Ḥadīth no. 3605.

[22] برکت علی، اسماء النبی الکریم ﷺ، ج1، ص13۔

Barkat Ali, Asmāʾ al-Nabī al-Karīm ﷺ, Vol. 1, p. 13.

[23] ابن شَبّۃ، ابو زید عمر بن شَبّۃ النمیری البصری، تاریخ المدینۃ، تحقیق: فہیم محمد شلتوت (جدہ: طبع علی نفقۃ السید حبیب محمود احمد، 1399ھ)، ج2، ص606

Ibn Shabbah, Abū Zayd ʿUmar ibn Shabbah al-Numayrī al-Baṣrī, *Tārīkh al-Madīnah*, ed. Fahīm Muḥammad Shaltūt (Jeddah, 1399 AH), Vol. 2, p. 606.

[24] ایضاً، ج3، ص920۔/ Ibid., Vol. 3, p. 920.

3. حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "«كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ أَضْحَكِ النَّاسِ، وَأَطْيَبِهِمْ نَفْسًا»"[25] (حضور اقدس ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ ہنس مکھ تھے اور سب سے زیادہ خوش طبیعت تھے)۔ اس سے آپنے اسم مبارک سیدنا الضَّحاک ﷺ[26] اخذ کیا۔

مضامینِ سیرت سے اسمائے مبارکہ کا اخذ

کتاب "اسماء النبی الکریم ﷺ" میں اسماء مبارکہ کو مضامینِ سیرت کی روشنی میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً

1. حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وما يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ"[27] (مجھے اللہ کے دین کی خدمت میں اتنی تکلیف پہنچی ہے جو کسی کو نہیں پہنچی اور اس بارے میں اتنا ڈرایا گیا ہے جو کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا)۔ دشمنان دین کے ظلم و ستم پر صبر و استقامت کا جو مظاہرہ نبی کریم ﷺ نے کیا اس کی مثال انبیاء علیہ السلام کی تاریخ دعوت و عزیمت میں ملنا ناممکن ہے۔ آپ ﷺ کی اسی خوبی کو مد نظر رکھتے ہوئے صوفی برکت علیؒ نے آپ ﷺ کا اسم مبارک سیدنا قائد الصابرین ﷺ اخذ کیا۔[28]

---

[25] الهيثمي، أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، تحقيق: حسام الدين القدسي (القاهرة: مكتبة القدسي، 1414ھ/1994م)، ج9، ص 17، حدیث نمبر 14200۔

Al-Haythamī, Nūr al-Dīn ʿAlī ibn Abī Bakr ibn Sulaymān, *Majmaʿ al-Zawāʾid wa Manbaʿ al-Fawāʾid*, ed. Ḥisām al-Dīn al-Qudsī (Cairo: Maktabat al-Qudsī, 1414 AH / 1994), Vol. 9, p. 17, Ḥadīth no. 14200.

[26] برکت علی، اسماء النبی الکریم ﷺ، ج3، ص1165۔

Barkat Ali, *Asmāʾ al-Nabī al-Karīm* ﷺ, Vol. 3, p. 1165.

[27] الإمام أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، تحقيق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي (بيروت: مؤسسة الرسالة)، ج 21، ص443، حدیث نمبر 14055۔

Imām Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, ed. Shuʿayb al-Arnāʾūṭ et al., supervised by Dr. ʿAbd Allāh ibn ʿAbd al-Muḥsin al-Turkī (Beirut: Muʾassasat al-Risālah), Vol. 21, p. 443, Ḥadīth no. 14055.

[28] برکت علی، اسماء النبی الکریم ﷺ، ج3، ص1072۔

Barkat Ali, *Asmāʾ al-Nabī al-Karīm* ﷺ, Vol. 3, p. 1072.

2. قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں:"«وكَانَ كَثِيرَ السُّكُوت، لَا يتَكَلَّم فِي غَيْرِ حَاجَّة. يُعْرِضُ عَمَّنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ جَمِيلٍ وَكَانَ ضحكه تبسما، وكلامه فصلا، لَا فُضُولَ وَلَا تَقْصِير"[29](اور آپ ﷺ خاموش طبع تھے کہ بلاضرورت کلام نہ فرماتے جو اچھی بات نہ کہے اس سے پہلو تہی فرماتے اور آپ ﷺ کا ہنسنا صرف مسکرانا ہوتا تھا اور آپ ﷺ کا کلام واضح ہوتا تھا، جس میں نہ کوئی غیر ضروری لفظ ہوتا اور نہ بیان مقصد میں کوئی کمی ہوتی)۔ سیرت کے اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے کتاب کے مؤلف نے آپ ﷺ کا اسم مبارک:"سَيِّدنَا اَلْغَطَمْطم ﷺ"[30](ہمارے سردار بڑے بردبار)اخذ کیا۔

اسمائے الٰہی سے اسمائے مبارکہ کا اخذ

صوفی برکت علیؒ نے اسمائے باری تعالیٰ کے مطابق نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ کو اپنی کتاب کا حصہ بنایا ہے۔اسی طرح نبی کریم ﷺ کے وہ اسمائے مبارکہ جو اہل جنت و دوزخ جمادات و نبادات، اہل زمین و اہل عرش کے ہاں کے رائج ہیں انہیں بھی ذکر فرمایا ہے۔مثلاً

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں؛"إسم النبي عند أهل الجنة عبد الكريم وعند أهل النار عبد الجبار وعند حملة العرش عبد المجيد وعند سائر الملائكة عبد الحميد وعند الأنبياء عبد الوهاب وعند الشياطين عبد القهار وعند الجن عبد الرحيم وعبد الحبار وعبد الخالق وفي البر عبد القادر في البحر عبد المهيمن وعند الحيات عبد القدوس وعند الهوام عبد الغياث وعند الطيور عبد الغفار وعند المؤمنين محمد وأحمد"[31]

[29] قاضی عیاض، الشفا بتعريف حقوق المصطفى وحاشية الشمني، ج1ص138۔

Qāḍī ʿIyāḍ, *Al-Shifā ʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafá* ﷺ, with marginal notes of al-Shamnī, Vol. 1, p. 138.

[30] برکت علی، اسماء النبی الکریم ﷺ، ج3، ص986۔

Barkat Ali, *Asmā ʾ al-Nabī al-Karīm* ﷺ, Vol. 3, p. 986.

[31] الصفوري، عبد الرحمن بن عبد السلام، نزهة المجالس ومنتخب النفائس (القاهرة: المطبعة الكاستلية، 1283ھ)، ج2، ص77۔

ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAbd al-Salām al-Ṣaffūrī, *Nuzhat al-Majālis wa Muntakhab al-Nafāʾis* (Cairo: Al-Maṭbaʿah al-Kāstaliyah, 1283 AH), Vol. 2, p. 77.

(جنت والوں کے نزدیک نبی ﷺ کا نام 'عبد کریم' ہے، اور جہنم والوں کے نزدیک 'عبد الجبار' ہے، عرش کے حاملین کے نزدیک 'عبد المجید' ہے، باقی فرشتوں کے نزدیک 'عبد الحمید' ہے، انبیاء کے نزدیک 'عبد الوہاب' ہے، شیطانوں کے نزدیک 'عبد القہار' ہے، جن کے نزدیک 'عبد الرحیم، عبد الجبار اور عبد الخالق' ہے، خشکی پر 'عبد القادر' ہے، سمندر میں 'عبد المہیمن' ہے، سانپوں کے نزدیک 'عبد القدوس' ہے، کیڑوں کے نزدیک 'عبد الغیاث' ہے، پرندوں کے نزدیک 'عبد الغفار' ہے، اور مؤمنوں کے نزدیک 'محمد' اور 'احمد' ہے)۔

الغرض آپؒ نے بہت عمدگی سے عام فہم انداز میں نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ بیان کیے۔ آپؒ کا اسلوب واضح کرتا ہے کہ آپ کی سیرت محمدی ﷺ کے ہر گوشے پر گہری نظر ہے اور آپؒ نے اسماء مبارکہ کو بیان کرتے ہوئے کسی بھی پہلو سے صرف نظر نہیں کیا۔